✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت عہد بیعت
وقت 5-7 منٹ

خلافت اور ہمارا عہدِ بیعت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (الجمعه:3)

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
محبت کے جذبے، وفا کا قرینہ
اُخوّت کی نعمت، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد متلوّ آیت کریمہ میں نہایت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

سورہ جمعہ میں اِسی جگہ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الجمعہ :4) میں آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئی کر دی کہ انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

جب یہ سورۃ الجمعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو صحابہ میں سے ایک نے پوچھا "یارسول اللہؐ! یہ کون لوگ ہیں جو صحابہ کا درجہ تو رکھتے ہیں لیکن ان میں ابھی شامل نہیں ہوئے۔"۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی پہنچ چکا ہو تو تب بھی اِن لوگوں میں سے کچھ لوگ اُسے واپس لے آئیں گے۔

سامعین! یہ پیشگوئی عالیشان رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود اور آپؑ کے خلفاء کے وجودوں کے ذریعہ پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بعثتِ ثانیہ تھی۔ آپؑ نے اُس گمشدہ تعلیم کو ثریا ستارے سے واپس لا کر لوگوں کے دلوں میں راسخ کیا جو آخری زمانہ میں پیشگوئیوں کے مطابق غائب ہو گئی تھی اور مسلمان اِس پر عمل چھوڑ چکے تھے بلکہ آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کے خلفاء اِس مبارک آخری تعلیم کے نقوش روز بروز ہمارے دلوں میں گہرے کرتے چلے جارہے ہیں اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جماعت کا قیام خدا کے حکم پر کر کے اِس جماعت میں داخلے کے لئے بیعت کی دس شرائط بیان کیں۔ جو اسلام کی تعلیم اور قرآن کی عکاسی کرتی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم احمدی اپنا تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ یہ شرائط بیعت ہر احمدی کو ہر وقت مدِّ نظر رکھنی چاہئیں کیونکہ وہ ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہیں جن پر عمل کر کے ہم حقیقی مسلمان بن سکتے ہیں۔ اپنے عہد بیعت کو پورا کر سکتے ہیں اور یہی شرائط بیعت ہیں جن پر ہم خلیفۂ وقت کی بیعت کرتے ہیں۔

سامعین! بیعت کی اہمیت، افادیت اور برکات نیز اِس کے لغوی و اصطلاحی معنوں پر "مشاہدات" کے پلیٹ فارم سے کثرت سے تقاریر میں ذکر ہو چکا ہے لیکن مضمون کی اہمیت بار بار اِس کو بیان کرنے اور لکھنے کا تقاضا کرتی ہے۔ بیعت کے لفظی معانی بِک جانے کے ہیں۔ Google میں بھی اِس کے آگے Sold لکھا ہوا نظر آتا ہے یعنی جو چیز بِک جاتی ہے وہ خریدنے والے کے اختیار میں آجاتی ہے۔ بیچنے والے کا تو اُس پر کوئی حق نہیں رہتا اس کی کوئی مرضی نہیں رہتی۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اُس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے، وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا۔ اُس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تُو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اِس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السمٰوٰت والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 29-30)

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں جو خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوئی ہے۔ اُس کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

"سو اے عزیزو! قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اِس لئے تم میری اِس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اِس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔"

(الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر20 صفحہ 305)

خلافت کے ساتھ اس عہدِ بیعت کی ایک شرط جو اِن تمام شرائط کی روحِ رواں ہے وہ اطاعت ہے۔ اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اللہ اور اُس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اِس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اِس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خلافت کے استحکام کے لیے اپنے دَور میں اُٹھنے والے فتنہ کو قلع قمع کرنے کے لئے ایک جرنیل کی طرح اس کا مقابلہ کیا اور فرمایا کہ

"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور مَیں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔"

(الفرقان خلافت نمبر مئی جون 1986ء صفحہ 28)

خلافت ثانیہ کے دَور میں خلافت سے انکار کرنے والے بظاہر بڑے لوگ تھے، عالم تھے۔ تعداد میں بھی زیادہ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا کہ وہ خلافت کے ساتھ ہے۔ اُس نے جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں اتنی ترقیات عطا کیں لیکن وہ جنھوں نے خلافت سے اپنا عہد نہیں باندھا وہ بکھر گئے اور کچھ ترقی نہ کر سکے۔ جماعت کی ترقیات کا سلسلہ صرف خلافت ثانیہ کے ساتھ ہی نہیں رہا بلکہ وہی ترقیات خلافت ثالثہ کے دور میں ہمیں نظر آئیں اور تمام مسلم سربراہوں کی ایماء پر حکومت نے حکومتی سطح پر جماعتِ احمدیہ کو دائرۂ اسلام سے نکال باہر کرکے یہ سمجھا اور اِس کے شادیانے بجائے کہ ہم نے نوّے سالہ مسئلہ مستقل طور پر حل کر دیا ہے۔ مگر یہ جاہل اور نام نہاد مُلّاں کیا جانے کہ جماعتِ احمدیہ تو خلافت کے حِصار میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اِس بظاہر خوفناک دَور میں وہ ترقیات اور فتوحات نصیب ہوئیں کہ دشمن دنگ رہ گیا۔ قرآن اور دوسرے لٹریچر کی لارج اسکیل پر اشاعت ہوئی۔ سپین میں 700 کے بعد جماعتِ احمدیہ کو ایک وسیع و عریض اور

خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی جس کو ’’مسجد بشارت‘‘ کا نام دیا گیا اور یہ مسجد واقعتاً سارے یورپ میں جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ اور ترقیات کے لئے بشارت کا پیغام لے کر آئی۔ نصرت جہاں اسکیم کا اعلان بھی خلافتِ ثالثہ کے مبارک دَور کا ایک خوبصورت جھومر ہے جس کے تحت افریقہ میں اسکولز، ہسپتالز اور کلینکز کا جھال بچھ گیا ۔اِن ترقیات کا پہلے سے زیادہ شاندار طریق پر تسلسل خلافت رابعہ کے دور میں جاری رہا۔ ایک طرف دشمنِ احمدیت نے پہلے سے بڑھ کر منظم طریق پر جماعت کو سرے سے ختم کرنے کی کوشش شروع کر دی جس کی سہولت کاری میں بدنام زمانہ فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق بھی شامل ہو گیا اور حکومتی سطح پر خلیفۃُ المسیح کو arrest کر کے خلافتِ احمدیہ کو ختم کرنا مقصود تھا مگر خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر بڑی شان کے ساتھ جماعت اور خلافت کی حفاظت فرمائی اور دشمنِ احمدیت کو اپنے لاؤ لشکر سمیت ایک ساعت میں صفحۂ ہستی سے ایسا مٹایا کہ اُس کے وجود کا نام و نشان تک مٹ گیا اور آج اُس کے بچے ہوئے ڈینچر کی وجہ سے اُس کی قبر والی جگہ کو ’’جبڑا چوک‘‘ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اِس کے مقابل پر خلیفۃُ المسیح برطانیہ تشریف لے آئے جہاں سے نہایت سُرعت سے اشاعتِ اسلام ہونے لگی اور اسلام احمدیت کو ایک نئی پہچان ملی۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اِنہی ترقیات کو اب ہم خلافتِ خامسہ کے دور میں Multiple کی صورت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اِس دَور میں خلافت واقعتاً مضبوط ہوئی ہے اور ہم نے وہ نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ واقعتاً خلیفہ خدا بناتا ہے اور چونکہ وہ خدا خود خلیفہ بناتا ہے اِس لئے وہ اپنے خلیفہ کے ساتھ کھڑا بھی رہتا ہے۔ خدا اپنے خلیفہ کا ولی ہوتا ہے۔ اس کی روح القدس سے مدد کرتا ہے۔ اس کے ہر فیصلہ میں برکت ڈالتا ہے۔ اس کی زُبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو پورا کرتا ہے۔ اس کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ تو کون بیوقوف ہو گا جو اس خدا کی رسّی کو چھوڑے۔ جس کو اس نعمت کی قدر نہ ہو وہ یقیناً بہت ہی بد قسمت ہے۔ جماعتِ احمدیت کو جو ترقیات اور Fame اِس دَور میں ملا ہے وہ ناقابلِ بیان ہے۔ جماعت 220 سے زائد ممالک اور جزائر میں پھیل چکی ہے۔ 70 سے زائد زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم ہو چکے ہیں۔ دس ہزار مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور ہزاروں مساجد امام اور مقتدیوں کے ہمراہ جماعت کو ملی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو مختلف ممالک کی پارلیمنٹس سے خطاب کرنے کی توفیق ملی۔ دشمنوں نے اور مذہبی جماعتوں اور تنظیموں نے ایک طرف مخالفت کی حدّ کر دی تو دوسری جانب خدا بھی اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ جماعت احمدیہ کے حق میں کھڑا نظر آیا۔

پس پیارے خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ سے کیے ہوئے وعدوں کو کس شان سے پورا کیا اور خلافتِ احمدیہ کے ہاتھ سے دین کو تمکنت عطا فرماتا چلا آ رہا ہے۔ یہ پیاری نعمت 117 سالوں سے حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ کروڑوں سعید روحیں اسلام احمدیت کی آغوش میں آ رہی ہیں۔ ہمارے پیارے خلفاء نے اپنے اپنے وقت میں اپنا دن رات ہماری تعلیم، تربیت اور اسلام کی اشاعت میں گزار دیا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اوپر نظر ڈالے تو ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو خلافت کے احسانوں تلے دبا ہوا پائے گا۔ بیعت کرتے وقت دیا گیا ہاتھ مٹی کو سونا بنا دیتا ہے کیونکہ یہ ہاتھ ہمیں خدا سے جوڑ دیتا ہے۔ یاد رکھیں! اگر ہم خلیفہ وقت سے وفا دکھائیں گے تو خدا ہم سے اُس سے بڑھ کر وفا دکھائے گا اور کون ہے جس کو خدا کی دوستی کی حاجت نہیں۔

سامعین! خلافت، بیعت اور اطاعت کی بات ہو رہی ہے بعض لوگ طاعت در معروف جیسے خوبصورت حکم پر بھی شرح صدر نہیں رکھتے۔ اِس لئے یہاں اس کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

’’ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔ یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی آیا ہے۔ لَا يَعۡصِيۡنَكَ فِىۡ مَعۡرُوۡفٍ۔ اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنا لی ہے۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد4 صفحہ 75-76)

انہی معنوں کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

’’نبی نے تمہیں کوئی خلافِ شریعت اور خلافِ عقل حکم تو نہیں دینا مثلاً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے مان لیا ہے تو پنج وقتہ نماز کے عادی بنو۔ جھوٹ چھوڑ دو۔ لوگوں کے حق مارنے چھوڑ دو۔ آپس میں پیار محبت سے رہو۔ تو یہ سب اطاعت در معروف کے حکم میں ہی آتا ہے۔ تو یہ کام تو کرو نہ اور کہتے پھرو کہ ہم

قسم کھاتے ہیں کہ آپ جو ہمیں حکم دیں گے کریں گے۔ اسی طرح خلفاء کی طرف سے بھی مختلف وقتوں میں روحانی ترقی کے لئے مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ جیسے مساجد کو آباد کرنے کے بارے میں، اولاد کی تربیت کے بارے میں، اپنے اندر وسعتِ حوصلہ پیدا کرنے کے بارے میں، دعوت الی اللہ کے بارے میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہ باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے یا دوسرے لفظوں میں طاعت در معروف کے زُمرے میں آتی ہیں۔ تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلافِ احکامِ الٰہی اور خلافِ عقل کام تو نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ یا سمندر میں چھلانگ لگا دو۔ انہوں نے تو تمہیں ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی چلانا ہے۔"

(شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں صفحہ 177)

سامعین! خلافت کے ساتھ ہمارا عہدِ بیعت ہم سے کیا تقاضے کرتا ہے اس کی ایک جھلک تو ہمیں آیتِ استخلاف میں نظر آتی ہے۔ جہاں ایک طرف یہ آیت خلافت کے ساتھ خدا کے عظیم الشان وعدہ کی طرف اشارہ کرتی ہے وہاں ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ آیتِ استخلاف کا ترجمہ یہ ہے۔

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔" (النور:56)

اِس آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خلافت قائم رکھنے کا وعدہ اُن لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آرہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو و لعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا نہ کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہو گئے، دنیاداری ان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے زیادہ محبوب ہو گئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہو جائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہئے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا یہ وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔"

(خطبہ جمعہ 27/ مئی 2005ء از خطبات مسرور صفحہ 310)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اِن آیات میں اللہ اور رسول کو ماننے والوں کے لئے اور خلفاء کی بیعت کرنے والوں کے لئے بھی ایک مکمل لائحہ عمل سامنے رکھ دیا ہے اور پہلی بات اور بنیادی بات یہ بیان فرمائی کہ اطاعت کیا چیز ہے اور اس کا حقیقی معیار کیا ہے؟ اطاعت کا معیار یہ نہیں ہے کہ صرف قسمیں کھالو کہ جب موقع آئے گا تو ہم دشمن کے خلاف ہر طرح لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف قسمیں کام نہیں آتیں۔ جب تک ہر معاملے میں کامل اطاعت نہیں دکھاؤ گے حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں۔ کامل اطاعت دکھاؤ گے تو تبھی سمجھا جائے گا کہ یہ دعوے کہ ہم ہر طرح سے مر مٹنے کے لئے تیار ہیں حقیقی دعوے ہیں۔ اگر اُن احکامات کی پابندی نہیں اور اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش نہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے دیئے ہیں تو بسا اوقات بڑے بڑے دعوے بھی غلط ثابت ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز اس پہلو سے کامل اطاعت کا عملی اظہار ہے۔ اگر یہ عملی اظہار نہیں اور بظاہر چھوٹے چھوٹے معاملات جو ہیں اُن میں بھی عملی اظہار نہیں تو پھر دعوے فضول ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ کہہ کر یہ واضح فرما دیا کہ انسانوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے، ہر مخفی اور ظاہر عمل اُس کے سامنے ہے، اس لئے اُس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہمیشہ یہ سامنے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے اور ایک حقیقی مومن کو اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 27/ مئی 2011ء)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی فراست کا اِس دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں اور نہ ہی اِس کا کوئی ثانی ہے۔ اِس فراست میں ہمدردی اور محبت ہے۔ ہر ایک فردِ جماعت کے لیے اِس قدر درد اور سب سے بڑھ کر ہماری اگلی نسل کے لیے، ہمارے بچوں کے لیے کہ احمدیت کی اگلی نسل ہیں ان کی تربیت ہو جائے۔ ہمارے پیارے خلیفہ کی دُور رس نظر نہ صرف جماعت کی ترقیات اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے تدابیر کرتی ہیں۔ وہاں معاشرے کے خطرات اور دجّالی قوّتوں سے ہمیں بچانے کے لیے بھی دن رات کوشاں ہیں۔ یہ خلافت کا ہی دائمی سلسلہ ہے جس کی یہ برکات ہیں کہ خلیفہ وقت، وقت اور زمانہ کے حساب سے ہماری راہنمائی فرماتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہے اور یہ بھی خلافت کے ساتھ ہمارے عہدِ بیعت کی ایک اہم کڑی ہے کہ ہم اپنی اگلی نسلوں کو خلافت کے ساتھ جوڑیں۔ مذہب سے دوری نے معاشرے میں قیامت برپا کر دی ہے۔ ہر روز ایک نیا دجالی فتنہ، ہر روز ایک نئی اخلاقی گراوٹ۔ آج خلافتِ احمدیہ ہی ہے جس نے ان تمام غیر اخلاقی طوفانوں سے جماعت کو اپنے حصار میں لیا ہوا ہے۔ سوشل میڈیا ابھی پوری طرح جڑ بھی نہیں پکڑ پایا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بد اثرات سے متنبہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اب وہی نقصانات دنیا نے تجربہ کر کے سیکھ لیے ہیں۔ وہی باتیں اُن کے دانشور اور ہوشمند لوگ کر رہے ہیں۔

سامعین! خلافت جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو عہد لیا تھا وہ مَیں یہاں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ تھا۔

"آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ا کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جہد وجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔"

سامعین! اس عہد کا ذکر کرتے ہوئے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے جو جو نظام بھی جاری فرمایا اس کو خلافت کے انعام سے باندھا ہے۔ پس ہمیشہ اس کی قدر کرتے رہیں۔ اس خلافت جوبلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگالی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ مَیں نے جو عہد لیا تھا اس عہد کا بھی بڑا اثر ہوا ہے۔ ہر ایک پر یہ اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو عہد کرو اسے پورا کرو کیونکہ تمہارے عہدوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 30/ مئی 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو خلافت کے ساتھ اپنا عہدِ بیعت ہمیشہ اور ہر حال میں، تنگی میں بھی اور خوشحالی میں بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)